انوارِ شریعت
سنی دار الاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اوّل ــ تا ــ ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

80/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اول ـــــــــــــ سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ـــــــــــــ ایک ہزار

ناشر ـــــــــــــ سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ـــــــــــــ دین محمدی پریس لاہور

کتابت ـــــــــــــ غلام سرور قادری رضوی

قیمت ـــــــــــــ سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

کا اتباع رسول کی موالات کی طرح واجب ہوا۔ تفسیر خازن میں ہے وذٰلک لان اتباع غیر سبیل المؤمنین وھو مفارقۃ الجماعۃ حرام فوجب ان یکون اتباع سبیل المؤمنین ولزوم جماعتھم واجباً۔ یعنی یہ اس لئے کہ مسلمانوں کی راہ کے سوا اور دوسری راہ کا اتباع اور وہ جماعت سے مفارقت کرنا ہی حرام ہے تو مؤمنین کی راہ کا اتباع اور ان کی جماعت کا لزوم واجب ہوا۔

اس مضمون پر بکثرت نصوص وارد ہیں۔ اور کوئی عاقل جو اسلام کا بدخواہ نہ ہو۔ یہ گوارا نہ کرے گا کہ ایسا امر جس میں تمام دنیا کے مسلمان متفق و متحد ہیں اور اس میں اصلاً اختلاف نہیں۔ اسکو مورد بحث بنائے اور مسلمانوں میں جھگڑے اور فساد پیدا کرے۔ مساجد کی بے حرمتی کے لئے عوام و خواص کو ہر طرح کے جوتے پہن کر مسجد میں آنے کی اجازت دے اور فساد کی ایک بنیاد قائم کرے یہ خیال خواجہ صاحب ہی کے دماغ عالی میں پیدا ہوا۔ اور اس پر آپ ستو شہیدوں کے ثواب کے بھی امیدوار ہیں اور جوتا پہن کر مسجد میں آنے کو سنت سمجھ رہے ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ جوتا پہن کر مسجد میں آنا واجب قرار دیتے ہیں۔ اور جو اس میں ان کے ساتھ نہ ہو اس کے ایمان میں شک کرتے ہیں۔ کس قدر ظلم ہے۔ اللہ تعالےٰ ہدایت فرمائے آمین۔

وہابیہ کے مقتدا ابن تیمیہ کا حال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس امر میں کہ ابن تیمیہ کون اور کیسا شخص ہے۔ مذہب کے اعتبار سے اسکا مرتبہ کیا ہے؟ ہندوستان کے اخبار نویس مثل ابوالکلام آزاد کے اکثر اسکے اقوال نقل کرتے ہیں۔ آجکل یزید پلید کی مدح و ثناء میں ابن تیمیہ کا کلام پیش کیا جاتا ہے یہ شخص معتبر تھا یا نامعتبر؟ احقر محمد ظہور

الجواب بعون اللہ الوھاب

ابن تیمیہ کو وہابیہ نجدیہ اپنا پیشوا جانتے ہیں اور کبھی اس کے نام کی تصریح کرکے اور کبھی بلا تصریح اسکے اقوال فاسدہ سے تمسک کرتے ہیں۔ ابن سعود نے جو وہابیت کا میگزین کتاب "مجموعۃ التوحید" چھاپا ہے اس میں بھی ابن تیمیہ کے رسالے شامل ہیں۔ اس شخص کی نسبت خاتم المحدثین علامہ شیخ احمد شہاب الدین بن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۸۳ میں فرماتے ہیں:۔

ابن تیمیۃ عبد خذلہ اللہ واضلہ واعماہ واصمہ واذلہ وبذٰلک صرح الائمۃ الذین بینوا فساد احوالہ وکذب اقوالہ ومن اراد ذٰلک فعلیہ

ابن تیمیہ ایک بندہ ہے جس کو خدا نے رسوا کیا، گمراہ کیا اندھا کیا، بہرہ کیا، ذلیل کیا۔ ائمۂ دین نے اس کی تصریح کی جنہوں نے اس کے فساد احوال اور جھوٹے اقوال کا بیان فرمایا۔

بمطالعة كلام الامام المجتهد المتفق على امامته وجلالته وبلوغه مرتبة الاجتهاد ابي الحسن السبكي وولده التاج وشيخ الامام العز ابن جماعة واهل عصرهم وغيرهم من الشافعية والمالكية والحنفية ولم يقصر اعتراضه على متاخري الصوفية بل اعتراض على مثل عمر بن الخطاب وعلي بن ابي طالب رضي الله عنهما كما يأتي والحاصل ان لايقام لكلامه وزن بل يرمىٰ في كل وعر وحزن ويعتقد فيه انه مبتدع ضال ومضل جاهل غال عامله الله بعدله واجارنا من مثل طريقته وعقيدته وفعله - آمين ؛

جوشخص چاہے وہ امام مجتہد جن کی امامت۔ جلالت۔ رتبہ اجتہاد کو پہنچا مسلم ہے یعنی ابوالحسن سبکی اور ان کے فرزندار جمند علامہ تاج الدین سبکی اور شیخ امام عزبن جماعہ اور ان کے اہل زبان اور ان کے سوا علماء شافعیہ۔ مالکیہ۔ حنفیہ کے کلام کا مطالعہ کرے۔ ابن تیمیہ نے متاخرین صوفیہ پر ہی اعتراض کرنے میں اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسے اکابر صحابہ پر بھی اعتراض کیا ہے جیسا کہ آتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اسکا کلام کچھ وزن نہیں رکھتا بلکہ ویرانہ میں پھینکنے کے قابل ہے اسکے حق میں یہ اعتقاد رکھنا چاہیئے کہ وہ بدعتی گمراہ گمراہ کن جاہل غالی ہے۔ اللہ تعالےٰ اسکے ساتھ اپنے عدل سے معاملہ کرے اور ہمیں اسکے جیسے عقیدے و طریقے سے بچائے آمین ؛

اسکے بعد علامہ نے ذکر کیا ہے کہ ابن تیمیہ نے کن کن اکابر اسلام و اعلام دین پر اعتراضات کئے اور افتراء اٹھائے۔ ان میں سے اکابر صحابہ بھی ہیں حتیٰ کہ امیرالمومنین امام المسلمین خلیفۂ راشد سیدنا و مولانا عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شان میں کہا ان عمر له غلطات وبليات واى بليات ۔ اور امیرالمومنین امام المتقین حضرت مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم کے حق میں کہا ان علياً اخطأ في اكثر من ثلث مائة مكان ۔ یعنی معاذ اللہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بہت سی غلطیاں اور بڑی بڑی بلائیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تین سو جگہ زیادہ غلطیاں کیں۔ معاذ اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ ؛

حضرت علامہ ابن حجر فرماتے ہیں :- من اين يحصل لك الصواب اذا اخطاء على بزعمك كرم الله وجهه وعمر بن الخطاب رضي الله عنه کہ تجھے کہاں سے ثواب حاصل ہوگیا جب امیرالمومنین علی اور امیرالمومنین عمر بن الخطاب تیرے گمان میں خطا کار ہیں۔ اس بے دین نے بہت سے مسائل ایسے گھڑ دیئے۔ اجماع کو توڑ ڈالا۔ شریعت کے نظام کو درہم برہم کیا۔ کہا جو شخص کہے "علی الطلاق" اس پر کفارۂ یمین لازم آئیگا اور طلاق نہ ہوگی۔ حالانکہ اس سے پہلے مسلمانوں میں سے کوئی بھی کفارہ کا قائل نہ ہوا۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ حائض کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ ایسے ہی جس طہر میں قربت ہو اس میں طلاق

واقع نہیں ہوتی۔ ایسے ہی یہ مسئلہ کہ نماز عمداً چھوڑ دی جائے تو اس کی قضا واجب نہیں۔ ایسے ہی یہ مسئلہ کہ حائض کے لئے بیت اللہ کا طواف مباح ہے اور اس پر کفارہ نہیں۔ ایسے ہی یہ مسئلہ کہ تین طلاقیں ایک کی طرف رد ہو جاتی ہیں۔ اور اسکا دعویٰ کرنے سے پہلے ابن تیمیہ خود اسکے خلاف پر مسلمانوں کا اجماع نقل کرتا تھا۔ اسکے علاوہ بہت مسائل ہیں جن میں اس نے دین کی مخالفت کی، منجملہ ان کے یہ ہے کہ بہنے والی چیزوں میں چوہے وغیرہ کی طرح کوئی جاندار مر جائے تو وہ نجس نہیں ہوتے۔ جب رات میں نفل پڑھے اور قبل فجر غسل تک تاخیر نہ کرے اگرچہ شہر میں ہو۔ اور مخالف اجماع نہ کافر ہے نہ فاسق۔ اور رب تعالےٰ محل حوادث ہے۔ تعالیٰ اللہ عن ذٰلک وتقدس اور یہ کہ باری تعالےٰ مرکب ہے۔ اور اسکی ذات ایسی ہی محتاج ہے جیسا کل جزو کا اور قرآن ذاتِ الٰہی میں محدث ہے تعالیٰ اللہ عن ذٰلک۔ اور یہ کہ عالم قدیم بالنوع ہے۔ اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ مخلوق دائم رہا۔ تو اس نے واجب تعالےٰ کو موجب بالذات قرار دیا۔ نہ کہ فاعل بالاختیار۔ جسمیت و جہت انتقال کا قائل ہوا اور یہ کہا کہ خدا تعالےٰ نے بقدر عرش کے ہے۔ نہ چھوٹا نہ بڑا۔ اور انبیاء غیر معصوم ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مرتبہ نہیں۔ ان کے ساتھ توسل نہ کیا جائے۔ ان کی زیارت کے لئے سفر کرنا گناہ ہے (وہابیہ نے بھی اس کی خوشہ چینی اور ریزہ خواری کی ہے) ایسے ایسے اور اس سے بہت زیادہ ناپاک اور گندے مسائل اس کے ہیں جنکو حضرت شیخ علامہ نے اپنے اسی فتاوے میں ذکر فرمایا۔ دوسری جگہ اسی فتاوے کے صفحہ ۱۴۴ پر یہی علامہ فرماتے ہیں:

وایاک ان تصغی الٰی مافی کتب ابن تیمیۃ وتلمیذہ ابن القیم الجوزیۃ وغیرھما من اتخذ الٰہہ ھواہ واضلہ اللہ علیٰ علم وختم علیٰ سمعہ وقلبہ وجعل علیٰ بصرہ غشاوۃ فمن یھدیہ من بعد اللہ وکیف تجاوز ھٰؤلآء الملحدون الحدود وتعد والرسوم وخروا سیاج الشریعۃ والحقیقۃ نظنوا بذٰلک انھم علی ھدی من ربھم ولیسوا کذٰلک بل ھم علیٰ اسوء الضلال واقبح الخصال وابلغ المقط والخسران وانھی الکذب والبھتان فخذ اللہ متبعھم وطھر الارض من امثالھم۔

ابن تیمیہ اور اسکے شاگرد ابن قیم جوزی وغیرہ کی کتابوں پر کان رکھنے سے بچو جنہوں نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا معبود بنایا اور خدا نے اسکو علم پر گمراہ کیا اور اسکے کان اور دل پر مہر کی اور اسکی آنکھ پر پردہ ڈالا تو اسکے بعد اب کون اسے ہدایت کریگا۔ اور بے دینوں نے کس طرح حدود سے تجاوز کیا اور رسموں سے تعدی کی اور چادر شریعت و حقیقت کو پھاڑ کر گمان کیا کہ وہ اپنے رب کی طرف سے راہ راست پر ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ بدترین گمراہی اور قبیح ترین خصائل اور انتہائی بدنصیبی اور ٹوٹے اور کذب و بہتان میں ہیں۔ اللہ ان کے متبع کو رسوا کرے اور ان کے امثال سے زمین کو پاک فرمائے۔

ابن تیمیہ کا یہ حال ہے اور آئمہ دین اور مشائخ محدثین اسکے حق میں ایسا فرماتے ہیں۔ اہل اسلام ایسے بیدین سے احتراز کریں۔ اور اسکی گمراہ کن تعلیم سے بچیں جو علی مرتضی کو خطا کار بتاتا ہے۔ یزید کی تعریف و توصیف اس سے کیا بعید۔ ہندوستان کے بے قید جو دین سے آزاد ہو کر ملحدانِ بیدین کے دامِ تزویر میں گرفتار ہیں۔ وہ اگر ایسے فاسد العقیدہ شخص کی تقلید کریں تو یہ ان کی لامذہبی کا ایک اور ثبوت ہے۔ لعاذنا اللّٰہ تعالیٰ ایانا وجمیع المسلمین ووقانا وسائر المومنین عن مکائد للبطلین المفسدین المانعین من الدین بحرمۃ خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین واللّٰہ سبحنہ اعلم وعلمہ اتم ؛

کتبہ العبد المعتصم بحبل اللّٰہ المتین محمد نعیم الدین عفرلہ

المُعجزۃ العُظمیٰ المحمّدیہ

۱۳ ھ ۴۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وحامیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ مورخہ ۱۸ شعبان المعظم ۱۳۴۵ھ ہجری کو مغرب کے وقت بجانب قبلہ ایک روشن ستارہ نے ٹوٹ کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک محمد صفحہ آسمان پر نمایاں کیا۔ جبلپور سی کے اکثر مقامات کے ہزارہا باشندوں نے دیکھا۔ کیا اس کرشمۂ قدرت یا آسمانی شہادت کو معجزہ کہا جا سکتا ہے؟ جواب مع عقلی ونقلی دلائل تحریر فرمائیں۔ بینوا وتوجروا ؛

احقر نور اللہ خاں کاتب۔ الہ آبادی عفی عنہ ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۴۵ھ

الجواب وھو الموفق

ہر امر عجیب وخارق عادت جس کے ظہور کا تعلق نبی کی ذات یا صفات وخصائص وحالات سے ہو۔ اگر وہ تحتِ تحدی و مقترن بدعوائے نبوت ہے۔ تو معجزہ ہے ورنہ آیت۔ لیکن بروجہ تشبیہ وتغلیب آیت پر بھی معجزہ کا اطلاق شائع و ذائع ہے۔ پھر یہ تعلق بھی نبی کی حیات ظاہری سے خاص نہیں۔ بلکہ نبی کی وفات کے بعد کے بھی عام اور تا قیامت باقی ہے۔ حتی کہ نبی کے امتی کسی ولی کی کرامت بھی اسی نبی کے معجزات سے ہے۔ غرض کہ نبی کی وفات کے بعد بھی اس سے نسبت رکھنے والے امور خارقۂ عادت وکرشمائے قدرتِ الٰہی آیات ومعجزات کہلائینگے کیونکہ وہ نبی سے متعلق ہیں اور بدلالتِ قرائن اقوال واحوال وخصائص بھی حکماً مقترن بدعوائے نبوت اور تحت تحدی ہیں۔ زبیدی شرح احیاء میں ہے (ایدہ اللّٰہ سبحانہ بالمعجزات الظاھرۃ والآیات الباھرۃ) معنی الاٰیۃ العلامۃ علی